Lesson 6: At-Tawbah (Ayaat 64- 74): Day 21 سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃ کی تفسیر

اللہ تعالیٰ ایسے منافقین کو کیا سزا دینگے؟

وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡـكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ هِىَ حَسۡبُهُمۡ‌ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ‌ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ۙ‏ ﴿۶۸﴾ ان منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے آتش دوزخ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کے لیے موزوں ہے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے ﴿۶۸﴾

یہاں مرد اور عورت دونوں کی بات کی گئی ہے۔۔جب گھر میں دونوں میاں بیوی ایمان پر ہوں گے تو سکون اور امن ہو گا۔جب ایک ایمان پر اور ایک نفاق پر ہو گا تو لڑائیاں زیادہ ہوں گی۔بچوں پر بھی اچھا اَثر نہیں پڑتا۔

لیکن اگر دونوں نفاق پر ہونگے تو اجتماعی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔معاشرہ خراب ہوتا ہے۔

جس طرح نیکیوں کے لئے ٹیم ورک کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بُرے کاموں کے لئے بھی بُرے ساتھی ساتھ ہوتے ہیں۔انسان اپنے مزاج کے لوگوں کے ساتھ جوڑ بناتا ہے۔

الطیبون للطیبٰت اور الخبیثون للخبیثٰت۔نیک لوگوں کے لئے نیک عورتیں اور بُرے مردوں کے لئے بُری عورتیں۔

ایک اور بات نوٹ کریں کہ یہاں مرد کا ذِکر پہلے کیا گیا ہے اور عورت کا بعد میں، کیونکہ مرد اپنے مزاج کے لحاظ سے خود مختار ہوتے ہیں۔عورت کبھی مجبور بھی ہو سکتی ہے۔

ایک اور بات نوٹ کریں کہ اپنے ارد گرد لوگوں کو دیکھ کر یہ نہ سوچیں کہ یہ نفاق والے یا منافق ہیں۔ کیونکہ آج کل زیادہ تر لوگ کمزور ایمان والے ہیں۔ کمزور ایمان اکثر اوقات نفاق کی طرف لے جاتا ہے۔ لیکن سب کو نہیں۔ کمزور ایمان والا قرآن وسنّت سے جُڑ جائے تو دُرست راستے پر آ جاتا ہے۔

ان منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے آتش دوزخ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کے لیے موزوں ہے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے ﴿٦٨﴾

آگے فرمایا گیا؛ منافق اور کافر۔ حالانکہ دونوں الگ ہیں لیکن انجام ایک جیسا ہوگا۔

وہی: یعنی آگ۔ مؤنث۔ اللہ کی لعنت اور ہمیشہ رہنے والا عذاب۔

نفاق کی پانچ سزائیں۔ دوزخ، ہمیشہ، موزوں، پھٹکار، قائم۔

کہاں گیا وہ مزہ اور لذّت جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے؟

مدینہ کے یہودی زیادہ تر مال ودولت اور علم والے تھے۔ وہ جان بوجھ کر نفاق کیا کرتے تھے۔

جو اپنے مال کو اللہ کا مال سمجھیں گے وہی خوشی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرینگے اور جو مال کو اپنا مال سمجھیں گے وہ نفاق والے ہونگے۔

مثال ابو بکرؓ اور عثمانؓ جیسے لوگوں کا ذِکرِ خیر باقی رہ جاتا ہے۔۔ لیکن نفاق والے جب مرتے ہیں تو کوئی اُن کو پیچھے سے یاد بھی نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کچھ پچھلے لوگوں کا ذِکر کرتے ہیں؛

كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوٓا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَٰلًا وَأَوْلَٰدًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَٰقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَٰقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِى خَاضُوٓا أُولَٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْءَاخِرَةِ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْخَٰسِرُونَ ﴿٦٩﴾

تم لوگوں کے رنگ ڈھنگ وہی ہیں جو تمہارے پیش روؤں کے تھے وہ تم سے زیادہ زور آور اور تم سے بڑھ کر مال اور اولاد والے تھے پھر انہوں نے دنیا میں اپنے حصہ کے مزے لوٹ لیے اور تم نے بھی اپنے حصے کے مزے اسی طرح لوٹے جیسے انہوں نے لوٹے تھے، اور ویسی ہی بحثوں میں تم بھی پڑے جیسی بحثوں میں وہ پڑے تھے، سو ان کا انجام یہ ہوا کہ دنیا اور آخرت میں ان کا سب کیا دھرا ضائع ہو گیا اور وہی خسارے میں ہیں﴿۶۹﴾

براہِ راست منافقین سے خطاب کیا گیا ہے۔ قومِ عاد، ثمود کا ذِکر ہے۔

کہ مال، اولاد، عقل، علم، طاقت اور حکومت سب میں وہ زیادہ تھے۔

فَاسْتَمْتَعُوا : م ت ع: فائدہ اُٹھالیا۔ » خَلَاقِ « سے مراد دین ہے۔

بِخَلَاقِهِمْ یعنی اُن کا نصیب۔ وہ جی کر چلے گئے۔ وہ شاندار گھر اور مال سب چھوڑ کر چلے گئے۔

تبوک کی جنگ میں منافقین کے پول کھول دیئے گئے۔

امام ابنِ بازؒ فرماتے ہیں کہ 70 منافقین کا نام ظاہر کر دیا گیا تھا لیکن پھر اُن کی اولادیں مسلمان ہو گئیں تو منافقین کا ذِکر نہیں کیا گیا۔ اُن کی اولادوں کو شرمندگی سے بچا لیا گیا۔

وہ لوگ تو چلے گئے، وہ اپنی عمر گزار گئے۔ ہم نے اپنی پسند کے کھانے بھی کھا لئے۔ پسند کے سوٹ بھی پہن لئے۔ نفاق کا شائبہ تو نہیں؟

بیماری کو کیسے پہچانتے ہیں؟ علامات سے۔ ہم اپنے اندر کے نفاق کو علامات سے پہچان سکتے ہیں۔

ہمارا دِل ہمیں بالکل صحیح صورتِ حال بتا سکتا ہے۔ کسی دوسرے کو نہ بھی پتا چلے تو ہمیں خود پتا چل جاتا ہے۔ ہمیں خود اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ بحثوں میں نہ پڑھیں۔

دین کے بارے میں بحثیں نہ کریں۔ بہانے نہ بنائیں۔ مذاق نہ بنائیں۔

یعنی بہت دنیا گزار لی۔ بہت عیش کر لی۔ اپنی مرضی کی زندگی گزار کر چلے گئے۔

الھٰکم التکاثر، حتیٰ زرتم المقابر۔ انسان دنیاداری کرتے کرتے قبروں میں پہنچ جاتے ہیں۔

اَلَمۡ يَاۡتِهِمۡ نَبَاُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوۡدَ ۙ وَقَوۡمِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاَصۡحٰبِ مَدۡيَنَ وَالۡمُؤۡتَفِكٰتِ‌ ؕ اَتَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ‌ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۷۰﴾

کیا اِن لوگوں کو اپنے پیش روؤں کی تاریخ نہیں پہنچی؟ نوحؑ کی قوم، عاد، ثمود، ابراہیمؑ کی قوم، مدین کے لوگ اور وہ بستیاں جنہیں الٹ دیا گیا اُن کے رسول ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے، پھر یہ اللہ کا کام نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ آپ ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے ﴿۷۰﴾

پورے قرآن میں سے یہ ایک واحد مقام ہے جہاں ابراہیمؑ کی قوم کا ذِکر اس انداز سے آیا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ شائد اُن پر بھی عذاب آیا تھا۔

آج کے سبق کے دو حصّے تھے۔ منافقت کی نشانیاں۔ منافق دنیا کی محبت میں چُور ہوتا ہے۔ ایک منافقین کا حال اور اُن کی سزائیں۔ منافق دین کے بارے میں بحث کرتا ہے۔ آج اگر نبی بھی آجائے تو منافقین تب بھی بہانے کرینگے۔ ایسے لوگ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ وہ ایسی محفلیں سجاتے ہیں جہاں دین کا نام نہ لیا جائے۔ منافق کو اللہ کے دین سے دلچپسی نہیں ہوتی۔

منافق دنیا میں برائیاں پھیلانا چاہتا ہے۔ منافقت اور ایمان میں کمزور ہونا الگ بات ہے۔

ایمان کی کمزوری ایسے ہے کہ دل میں اللہ کے دین یا نبی ﷺ سے کوئی بُغض نہیں ہے۔ صرف دین پر عمل نہیں کرتے لیکن دل میں عزت و احترام ضرور ہے۔ مثال جیسے چھوٹا بلب لگا ہؤا ہے، روشنی بہت کم ہے۔ دین کا شوق تو شائد دل میں ہے لیکن سستی کی وجہ سے کچھ نہیں کرتے۔

نفاق یہ ہے کہ دل میں اللہ اور رسولؐ کے ساتھ دشمنی ہے۔ دل سے چاہتے ہیں کہ نیکی اور دین نہ پھیلے۔ باہر تو شائد ظاہر کرتے ہیں کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ دِل میں روگ ہے۔ ان کے لئے سخت سزا ہے۔

اگلی آیات میں ایمان والے کا ذِکر ہے۔ جب انسان دین اور ایمان میں مخلص ہو جاتا ہے تو اُس کے دل میں شوق اور جذبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ خود بھی نیک کام کرے اور اللہ کے دین کو آگے پھیلائے۔

ایسے شخص کو ایمان والے لوگ ہی اچھے لگتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے ساتھ مل کر وہ ٹیم ورک کر سکتا ہے۔ منافقت کا مقابلہ دیندار لوگوں سے دوستی کر کے ہی کیا جا سکتا ہے۔

ایک اکیلا انسان بعض اوقات کچھ خاص کام نہیں کر سکتا۔ اُسے ہم مزاج لوگوں کی ضرورت ہے۔

بہت خوبصورت موضوع شروع ہو رہا ہے۔

دِل میں ایمان آیا پھر زبان پر اور پھر عمل میں ڈھل گیا۔ کچھ لوگ آپ کی حوصلہ شکنی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم کیا کریں؟ ایمان کی حفاظت کا پہلا مرحلہ:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے ﴿۷۱﴾

ایمان والے دوست ڈھونڈیں۔ قرآن کے تقاضوں پر اکیلے نہیں چل سکتے۔ آپ اکیلے ہونگے تو کوئی مشکل آئے گی تو اکیلے رہ جائینگے۔ مثال اکیلا درخت یا پودا ہو گا، ہوا یا طوفان آئے گا تو شائد ختم ہی ہو جائے۔ لیکن کافی سارے پودے اور درخت ساتھ ہونگے تو ہوا اور طوفان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

نیک ساتھی ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ماحول ایمان والا ہو گا تو ایک دوسرے کو سنبھال لیتے ہیں۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿3﴾

ہم ایمان تو لے آتے ہیں لیکن ہم سے وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ یہ نہیں ہو پاتا۔ جب تک ہم نیکی کی تلقین کرتے رہیں گے اور ایک دوسرے کو گناہ سے روکتے رہیں گے تو ہم خسارے سے بچ جائیں گے۔

80٪ مسلمان ایمان تو لے آتے ہیں، نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ لیکن Peer Pressure میں آ جاتے ہیں۔ حق بات نہیں کر پاتے۔ خاندان اور دوست احباب سے ڈر جاتے ہیں۔

گھر اور خاندان والوں کو خوش کرتے کرتے اللہ کو ناراض کر لیتے ہیں۔ کچھ دوست بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ آپ نئے دیندار دوست بنا لیں۔

بہت سارے لوگ ایمان کی سیڑھی سے اُتر کر خاندان اور دوستوں کی وجہ سے نفاق والے راستے پر چل پڑتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا ٹریک بدل جاتا ہے۔ لوگ فون کر کے اور باتیں سنا کر ہمیں بدل دیتے ہیں۔ ہمیں کنفیوز کر دیتے ہیں۔ صحبت بہت اثر کرتی ہے۔

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ بُروں کی دوستی سے بچو کیونکہ یہ تمہیں نیک لوگوں کے خلاف کر دینگے۔

محمد اسدؒ فرماتے ہیں؛ ہجرت اور تنہائی ساتھ ساتھ ہیں۔

ایک بات سمجھ لیں کہ قطع رحمی نہیں کرنی۔ لیکن اِدھر غلط قسم کی دوستیاں ختم ہوتی جائینگی۔ آپ سوچیں گے کہ تنہائی ہے لیکن پھر ایمان والوں سے دوستیاں ہوتی جائینگی۔ آپ کو بہترین نعم البدل مل جائینگے۔ آپ اپنے آپ کے بارے میں سوچیں۔ اپنے اوپر لے کر دیکھیں۔

جب اسلام آپ کی زندگی میں آتا ہے تو دو تبدیلیاں ضرور آتی ہیں؛ دوست دشمن بن جاتے ہیں۔ اور دشمن دوست بن جاتے ہیں۔

مثال: جب خلائی جہاز بنایا جاتا ہے تو اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اُس کے اندر اتنا ایندھن ضرور ہو کہ یہ زمین کی کشش سے باہر نکل جائے۔ کیونکہ زمین کششِ ثقل کی وجہ سے اپنی طرف کھینچے گی۔

جو شٹل زور لگا کر، اپنی طاقت سے زمین کی کشش سے نکل جاتی ہے تو وہ اوپر چلی جاتی ہے۔ وہ دنیا سے اوپر نکل جاتی ہے۔ ایک دفعہ آپ سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر کے دیکھیں۔ برداشت کر کے دیکھیں، اللہ آپ کو بہترین دوست اور خاندان عطا کرے گا۔ دین کی بنیاد پر جو محبتیں قائم کی جاتی ہیں وہ بہت خوبصورت ہوتی ہیں نہ گلے نہ شکوے، نہ لین دین کی فکر۔ آپ ایک گلوبل فیملی بن جاتے ہیں۔

حدیثِ رسول ﷺ ہے کہ الخلق عیال اللہ۔ ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ جو اللہ کے کنبے سے پیار کرتا ہے۔ اللہ اُس سے پیار کرتا ہے۔

اللہ کی خاطر محبت کریں۔ ایک دوسرے کی بات کو دَرگزر کریں۔

اللہ کے راستے پر چل کر دیکھیں۔ آپ کو اطمینان نصیب ہو گا۔ دنیا میں تو سکون ہے ہی آخرت بہترین ہو جائے گی۔

آپ لوگوں سے محبت کریں۔ خیر خواہی کریں۔ دِل کی گہرائی سے مہمان نوازی کریں۔ دِل کو بڑا کریں۔ دل کو صاف رکھیں۔ بدگمانی نہ کریں۔ دل میں بُری بات ہو گی تو منہ سے بھی نکل جاتی ہے۔

محبت فاتح عالم؛ لوگوں سے محبت کریں۔

لوگوں سے تب ملیں جب وہ آپ سے ملنا چاہیں۔ دل کو نرم رکھیں۔ دوسروں کیلئے دعا کریں۔

بعض اوقات ہم اصلاح کے نام پر لوگوں کو طعنے مارتے ہیں اور باتیں سُناتے ہیں۔ مومن کا مومن کے ساتھ کیسا تعلق ہو؟ اصلاح کیسے کی جائے؟

'۔۔۔ بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے ﴿۷۱﴾

مومن فطرت پر ہوتے ہیں؛ وہ خیر اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں۔ برائی سے روکتے ہیں۔

1. بھلائی کا حکم دیتے
2. اور برائی سے روکتے ہیں،
3. نماز قائم کرتے ہیں،
4. زکوٰۃ دیتے ہیں
5. اور اللہ) کی اطاعت (
6. اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔

پھر اللہ کی رحمت آئے گی۔

ایمان والے کا کام ڈاکٹر کی طرح ہے۔ جو بیماری بتائے گا اور علاج اور احتیاط بتائے گا۔

طریقۂ کار کا بہت خیال رکھیں۔ اپنے جملوں میں سے ایسے تمام جملے نکال دیں جو کسی دوسرے کو غلط لگیں۔ کسی کا دل نہ دُکھے۔ کسی کو دین سے دُور نہ کریں۔ آپ کے دوست آپ کے آئینہ ہیں۔

ہم اپنے اِرد گِرد کے لوگوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ ایک مومن نیک لوگوں کے ساتھ اُٹھتا بیٹھتا ہے۔

اپنی صحبت نیک لوگوں کے ساتھ رکھیں۔ عربی کے ایک شعر کا خلاصہ ہے؛

میں مانتا ہوں کہ میں نیک نہیں ہوں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں۔

حدیث کا خلاصہ ہے کہ اگر ایک خوشبو بیچنے والا ہو اور ایک بھٹی والا۔ تو خوشبو بیچنے والا ہمیں خوشبو نہ بھی دے تو اُس کے پاس بیٹھنے سے ہم خوشبو سونگھتے رہتے ہیں۔ بھٹی والے سے تو کپڑوں میں دھواں ہی جائے گا۔

ہمارے گھروں میں بڑے بزرگ نماز کا اور اخلاقیات کا سبق دیتے ہیں۔ جیسا ماحول ہوتا ہے ہم ویسے بن جاتے ہیں۔

بیٹیوں کے لئے نیک اور صالح داماد ڈھونڈیں۔ اور بیٹے کے لئے صالحہ بہو ڈھونڈیں۔ رشتے کے انتخاب سوچ سمجھ کر کریں۔ فطرت کا اُصول ہے کہ طاقتور اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ جب ہمارا ایمان بہترین لیول کا ہو گا تو انشاءاللہ باقی گھر والے بھی دینِ اسلام اور ایمان کی طرف آئیں گے۔